سوال

(100)ان مسجدوں میں نماز کا حکم جن میں قبریں ہوں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ایسی مسجدوں میں نماز جائز ہے جن میں قبریں موجود ہوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جن مسجدوں میں قبریں موجود ہوں ان میں نماز نہ پڑھی جائے۔ بلکہ ضروری ہے کہ قبروں کو اکھاڑ کر مدفون لوگوں کی ہڈیوں کو عام قبرستان میں دفن کر دیا جائے دیگر قبروں کی طرح ہر میت کے لئے الگ الگ قبر کھودی جائے اور اس میں اسے دفن کر دیا جائے مسجدوں میں قبروں کا باقی رکھنا جائز نہیں خواہ وہ کسی ولی کی قبر ہو یا کسی اور شخصیت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اور ایسا کرنے کی وجہ سے یہودیوں اور عیسائیوں کی مذمت کی ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ کہ مرض الموت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چہرے مبارک سے چادر ہٹا کر فرمایا :

عنة اللہ علی الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیا ئہم مساجد یحذر ما صنعوا ولولا ذلک لابرز قبرہ غیر انہ خشی ان یتخذ مسجدا

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب مایکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور ح :1330 صحیح مسلم کتاب المساجد باب النھی عن بناء المسجد۔۔۔ح :529 وسنن نسائیَ رقم :704 واحمد فی المسند 5/604 وموطا امام مالک کتاب نصر الصلاۃ فی السفر رقم :85)

''یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو۔ کہ انہوں نے اپنے نبیوںؑ کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا تھا۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ بات فرمانے کا مقصد یہ تھا کہ آپ اپنی اُمت کو ایسا کرنے سے ڈرا رہے تھے۔

حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک گرجے کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اور اس میں بنی ہوئی تصویریں بھی دیکھی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

لرتا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنیة راتا ہا بارض الحبشیة وما فیہا من الصور فقال صلی اللہ علیہ وسلم اولئک اذا مات فیھم الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروا فیہ تلک الصور اولئک شرار الخلق عند اللہ

(صحیح البخاری کتاب الصلاۃ باب قبش القبور مشرکی ح :427۔437۔3878 ومسلم فی الصحیح رقم :528 والنسائیَ فی المجتبیٰ 2/41 واحمد فی المسند 51/6 ابو یعلیٰ فی المسند رقم :4629 وابن خزیمہ فی الصحیح رقم :790)

‘‘جب کوئی نیک آدمی فوت ہوتا تو یہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بنالیتے تھے اوراس میں پھر تصویریں بھی بناتے ۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ لوگ ساری مخلوق سے بدترین ہیں ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

الاوان من کان قبلکم کانو یتخذون قبورانبیائہم وصالحم مساجد الافلا تتخذوا القبور مساجد فانی انہاکم عن ذلک

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب النھی عن بناء المسجد ۔ ۔ ۔ ح :529 وسنن نسائی رقم :704 واحمد فی المسند 5/604 وموطا امام مالک کتاب نصر الصلاۃ فی السفر رقم :85)

''خبر دار آگاہ رہو کہ تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں اور ولیوں کی قبروں کی مسجدیں بنالیتے تھے تم قبروں کو مسجدیں نہ بناؤ میں تمھیں اس سے منع کرتا ہوں''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں کو مسجدیں بنانے سے منع فرمادیا ہے ۔

یہ بات معلوم ہے کہ جو شخص کسی قبر کے پاس نماز پڑھتا ہے ۔ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے اس کو مسجد بنا لیا ہے ۔ اور جو کوئی کسی قبر پر نماز پڑھنے کے لئے عمارت بنائے اس نے بھی گویا قبر کو مسجد بنادیا جب کہ یہ فرض ہے کہ قبروں کو مسجدوں سے دور رکھا جائے ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں ان میں قبریں نہ بنائی جایئں تاکہ ہم اس لعنت سے محفوظ رہ سکیں ۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبروں پر مسجدیں بنانے والوں پر پڑتی ہے ۔ کیونکہ جب کوئی شخص کس ایسی مسجد میں نماز پڑھے گا ۔ جس میں قبریں ہوں گی تو شیطان اس کے لئے میت سے دعاء کرنے یا اس سے مدد طلب کرنے یا اس کے لئے نماز پڑھنے یا اسے سجدہ کرنے جیسے اعمال کو مزین کرے گا ۔ جس کی وجہ سے وہ شرک اکبر میں واقع ہوجائے گا ۔ اور پھر چونکہ یہ یہودیوں اور عیسائیوں کا طرز عمل ہے اور ہمارے لئے یہ واجب ہے کہ ہم ان کی مخالفت کریں اور ان کے برے طریقے اور عمل سے دور رہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے !۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلددوم